تصوف کیا ہے؟

لغت کے اعتبار سے تصوف کی اصل خواہ صوف ہو اور حقیقت کے اعتبار سے اس کا رشتہ چاہے صفا سے جا ملے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ دین کا ایک اہم شعبہ ہے جس کی اساس خلوص فی العمل اور خلوص فی النیت پر ہے اور جس کی غایت تعلق مع اللہ اور حصول رضائے الٰہی ہے۔ قرآن و حدیث کے مطالعے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آثار صحابہؓ سے اس حقیقت کا ثبوت ملتا ہے۔

(دلائل السلوک)

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:28)

یاد رہے! دلوں کو اطمینان اللہ کی یاد سے ہی نصیب ہوتا ہے۔

لائحہ عمل

برائے سالکین سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

شعبہ نشر و اشاعت

ادارہ نقشبندیہ اویسیہ

دارالعرفان. منارہ ضلع چکوال

Phone: +92 543 562200
+92 543 562198
Email: darulirfan@gmail.com
Web Sites: www.oursheikh.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتابچہ : لائحہ عمل

مرتبہ : شعبہ نشر و اشاعت

گیارواں ایڈیشن : جنوری 2019ء

تعداد : 2000

قیمت : 30 روپے

مطبع : یمانی پرنٹنگ پریس

ناشر

امیر عبدالقدیر اعوان

شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

دارالعرفان، منارہ، ضلع چکوال

Designing: Aankh Graphics

آپ کو اس سلسلہ عالیہ
میں داخل ہونا مبارک ہو۔
اس بات کو نہ بھولیے کہ
آپ کا مقصد صرف تزکیہ باطن ہے
جس کا واحد ذریعہ
ذِکر الٰہی پر مداومت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ فلاح کا دارومدار تزکیہ پر ہے :

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ● وہ فلاح پا گیا جس نے اپنا تزکیہ کیا۔

تصوف وسلوک کے چاروں مشہور اور مروج سلسلے دراصل تربیت گاہیں ہیں جہاں تزکیۂ باطن کے اصول بتائے جاتے ہیں اور عملی طور پر اس کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے۔تصوف کے تینوں سلسلوں میں اس کی ترتیب یہ ہے کہ ہر نئے سالک کو پہلے ذکرلسانی کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے، آخر میں ذِکرخفی قلبی کرایا جاتا ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ میں اوّل وآخر ذِکرقلبی ہی کرایا جاتا ہے۔

اسی وجہ سے حضرت مجددالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

اوّل ما آخر ہر منتہی

ہماری ابتداء وہ ہے جو دوسروں کی انتہا ہے

◉ سلسلہ عالیہ میں اتباعِ سنت کا اہتمام سختی سے کیا جاتا ہے۔

◉ اِس کی برکت سے سالک کی رُوحانی ترقی جلدی اور زیادہ ہوتی ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ کے دوطریقے ہیں :

1 نقشبندیہ مجددیہ 2 نقشبندیہ اویسیہ

ہمارا طریقہ نقشبندیہ اویسیہ ہے جس میں اللہ کریم مہربانی فرما دیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ اَقدس پر رُوحانی بیعت کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

ذکرِ الٰہی کی ضرورت واہمیت

انسان صرف جسم کا نام نہیں بلکہ رُوح اور جسم مل کر انسان کہلاتا ہے۔ دونوں کی تخلیق جداگانہ ہے۔ جسم مادّی ہے، اس کی اصل مٹی ہے، رُوح عالمِ امر سے ہے اور پَرتوِ صفاتِ باری ہے۔ اب حیاتِ انسانی کا نظام ایسا ہے کہ اسے مسلسل غذا یا انرجی کی ضرورت درپیش ہے۔ اس میں اگر بگاڑ آجائے تو یہ بیمار پڑ جاتا ہے، اگر غذا مکمل روک دی جائے تو اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ جس طرح غذا جسم کی ایک اہم ضرورت ہے اسی طرح یہ رُوح کی ضرورت بھی ہے مگر دونوں کی غذا جداگانہ ہے۔ دونوں کی دوا بھی جداگانہ ہے۔ جسم کی غذا بھی مادّی ہے

جس کا جزوِ اعظم مٹی ہے اور رُوح کی غذا تجلیات باری ہیں جو اسے عالمِ امر اور بالائے عالمِ امر سے نصیب ہوتی ہیں۔

غذائے مادّی کی تعمیر میں جو مقام سورج کو حاصل ہے کہ بقائے عالم کا سبب ہے، تمام عناصر کو اس کی گرمی اور روشنی کی ضرورت ہے، یہی مقام رُوحانی طور پر آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی کا ہے جس کی طرف قرآن حکیم سِرَاجًا مُّنِیْرًا فرما کر نشاندہی کرتا ہے۔ مادّی غذا کا جزوِ اعظم تو مٹی ہے مگر پانی، ہوا، گرمی، سردی وغیرہ مل کر مٹی سے مختلف چیزیں صورت پذیر ہوتی ہیں جو بدن کی غذا کا بھی اور دوا کا بھی کام کرتی ہیں۔ ایسا ہی نظام رُوحانی بھی ہے۔

اصل برکات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہیں:

اولوالعزم رسول علیہم السلام ان انوارات کو رُوح تک پہنچانے کا سبب بنتے ہیں جو وہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل کرتے ہیں۔ ان انوارات کے بغیر مثبت تبدیلی ہونا محال ہے ورنہ زبانی اور تحریری تبلیغ میں تو کوئی کسر باقی نہیں۔ مگر یاد رہے کہ ان انوارات و کیفیات جنہیں برکات نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہہ لیجئے، ان سے دل بدل جاتا ہے اور عملی زندگی میں انسان گناہ سے نیکی کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے جو اس کو مکمل نیکی تک پہنچانے کا سبب بنتا ہے۔ یہی اس کی پہچان بھی ہے کہ اگر اصل کیفیات نہ ہوں گی، محض دعویٰ ہوگا تو وہ عملی زندگی کو مثبت کی بجائے مزید منفی اور ناروا رویّہ دے گا۔

لطائف کیا ہیں؟

جس طرح جسم میں معدہ، جگر، دل و دماغ یعنی اعضائے رئیسہ ہیں جو غذا کو تحلیل کر کے جزوِ بدن بناتے ہیں، اسی طرح انسانی رُوح میں جو اعضائے رئیسہ ہیں انہیں اصطلاحاً لطائف کہا جاتا ہے جو لطیفہ کی جمع ہے اور اپنی اس لطافت کی وجہ سے جو اسے حاصل ہے، لطیفہ کہلاتا ہے۔

محققین صوفیاء نے جسمِ انسانی میں اس کی نشاندہی کی ہے جس میں مختلف سلاسلِ تصوف میں اختلاف بھی ہے۔ مگر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اویسیہ میں ان کا تعین مندرجہ ذیل ہے۔

اوّل قلب: یہ دل کا مقام ہے جس کی دھڑکن سے ہم سب واقف ہیں۔

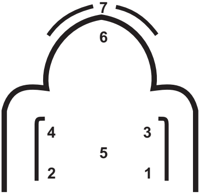

دوم رُوح: قلب کے مقابل دائیں طرف۔

سوم سرِّی: یہ قلب کے اوپر ہے۔

چہارم خفی: روح کے اوپر، سرِّی کے مقابل ہے۔

پنجم اخفیٰ: چاروں لطائف کے درمیان میں ہے۔

ششم نفس: پیشانی جو سجدہ کے وقت زمین پر لگتی ہے۔

ہفتم سلطان الاذکار: جو سارے بدن کو شامل ہے کہ ہر بُنِ مُو سے اللّٰہ اللّٰہ کا ذکر جاری ہوجائے۔

اولوالعزم رسول علیہم السلام پانچ ہیں

1. حضرت آدم علیہ السلام
2. حضرت نوح علیہ السلام
3. حضرت ابراہیم علیہ السلام
4. حضرت موسیٰ علیہ السلام
5. حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ان انبیاء علیہم السلام کی ذواتِ عالیہ کا تعلق لطائف سے اس طرح سے ہے کہ

❶ لطیفہ اوّل پر برکات وانوارات حضرت آدم علیہ السلام سے آتے ہیں۔ یہ پہلے آسمان سے آتے ہیں اور اگر مشاہدہ نصیب ہو تو ان کا رنگ زرد (سنہری) نظر آتا ہے۔ آسمان اوّل بھی نظر آ سکتا ہے اور آدم علیہ السلام کی زیارت ہونا بھی محال نہیں۔

❷ دوسرے لطیفے کا تعلق حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے، اس کے انوارات دوسرے آسمان سے آتے ہیں اور ان کی رنگت سنہری مائل سرخ ہوتی ہے ۔

❸ تیسرے لطیفے پر جو انوارات آتے ہیں ان کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے اور ان کا رنگ شفاف سفید ہوتا ہے۔ یہ تیسرے آسمان سے آتے ہیں۔

❹ چوتھے لطیفے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انورات چوتھے آسمان سے آتے ہیں۔ رنگ گہرا نیلا ہوتا ہے۔

5 پانچویں لطیفے کا تعلق آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ
سے ہے۔ اس کے انوارات کا رنگ سبز ہوتا ہے، یہ پانچویں آسمان
سے آتے ہیں اور پانچوں لطائف پر چھا جاتے ہیں۔

چھٹے اور ساتویں لطیفے پر تجلیات باری ہوتی ہیں۔
جن کی رنگت یا کیفیت وکمیّت کچھ بھی متعین نہیں کی جا سکتی۔
بس جیسے بجلی چمک جاتی ہے اور کچھ سمجھ نہیں آتا، سوائے اس کے
کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ کچھ اسی طرح کا حال ہے۔
اللہ کریم اگر چشمِ بصیرت عطا کر دیں تو یہ سب کچھ
نظر آنے لگتا ہے۔ عموماً شروع شروع میں تعین ذرا مشکل ہوتی ہے،
رنگ گڈ مڈ نظر آتے ہیں مگر رفتہ رفتہ قوتِ مشاہدہ میں پختگی آتی جائے
تو ہر چیز صاف ہوتی جاتی ہے۔

ذکر قلبی کا طریقہ

اس طریقے کا اصطلاحی نام پاس انفاس ہے یعنی اپنے سانسوں کی نگرانی کرنا۔ بعض لوگوں کو یہ دھوکہ ہوتا ہے کہ سانس سے یہ ذکر کیسا، انہیں جاننا چاہیے کہ ذکر دل سے کیا جاتا ہے، سانس صرف ایک خاص ترکیب سے لی جاتی ہے اور بس۔ اگر اس طریقے سے اور اِرادی طور پر قوت سے سانس نہ لی جائے تو جو کام ایک دن کا ہے اس پر کئی سال لگ سکتے ہیں۔

روزانہ پابندی سے صبح فجر سے پہلے (تہجد کے وقت) اور مغرب کے بعد تمام لطائف پر مناسب دیر تک ذکر کیا جائے۔

ذکر کے دوران سانس تیزی سے اور قوت سے لی جائے اور ساتھ ہی جسم کی حرکت جو سانس کے عمل کے ساتھ خود بخود شروع ہو جاتی ہے۔

پورا خیال رہے کہ کوئی سانس اللہ ھُو کے ذکر سے خالی نہ ہو۔
توجہ قلب پر مرکوز رہے اور ذکر کا تسلسل ٹوٹنے نہ پائے۔
قبلہ رو بیٹھ کر اور متوجہ الی اللہ ہو کر منہ اور آنکھیں بند کر لیں۔

ذکر شروع کرنے سے پہلے درج ذیل تسبیحات ایک ایک بار پڑھ لیں ...

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ...

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ...

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ...

اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ

پہلا لطیفہ: مکمل یکسوئی اور توجہ کے ساتھ ہر سانس کی آمدورفت پر اس طرح گرفت ہو کہ ہر داخل ہونے والی سانس کے ساتھ اسمِ ذات اللّٰہ دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جائے اور ہر خارج ہونے والی سانس کے ساتھ **ھُو** کی چوٹ قلب پر لگے۔

دوسرا لطیفہ: کرتے وقت ہر داخل ہونے والی سانس کے ساتھ اسمِ ذات اللّٰہ دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جائے اور ہر خارج ہونے والی سانس کے ساتھ **ھُو** کی چوٹ دوسرے لطیفے پر لگے۔ اِسی طرح **تیسرا لطیفہ** **چوتھا لطیفہ** اور **پانچواں لطیفہ** کرتے وقت ہر داخل ہونے والی سانس کے ساتھ اسمِ ذات اللّٰہ دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جائے اور ہر خارج ہونے والی سانس کے ساتھ **ھُو** کی چوٹ اس لطیفہ پر لگے جو کیا جا رہا ہو۔

چھٹا لطیفہ: ہر داخل ہونے والی سانس کے ساتھ اسمِ ذات اللّٰہ دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جائے اور ہر خارج ہونے والی سانس کے ساتھ **ھُو** کا شعلہ پیشانی سے نکلے۔

ساتواں لطیفہ: ہر داخل ہونے والی سانس کے ساتھ اسمِ ذات اللّٰہ دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جائے اور ہر خارج ہونے والی سانس کے ساتھ **ھُو** کا شعلہ پورے بدن کے ایک ایک مسام اور ہر خلیہ (Body Cell) سے باہر نکلے۔

ساتوں لطائف کرنے کے بعد پھر پہلا لطیفہ کیا جاتا ہے۔

رابطہ کرنے کا طریقہ ---- لطائف کرنے کے بعد رابطہ کیا جاتا ہے اور رابطہ کے لیے سانس کی رفتار کو طبعی انداز پر لا کر یہ خیال کریں کہ ہر داخل ہونے والی سانس کے ساتھ اسمِ ذات اللہ قلب کی گہرائیوں میں اترتا چلا جائے اور ہر خارج ہونے والی سانس کے ساتھ **ھُو** کی ٹکر عرشِ عظیم سے جا کر لگے۔

یہ پہلا سبق ہے ---- اسے **رابطہ** کہتے ہیں

جب یہ مضبوط ہو جائے تو اگلے مراقبات یا مقامات کرائے جا سکتے ہیں

ضرورتِ شیخ

یاد رہے! یہ معاملہ از خود نہیں ہو پاتا۔ اس کے لئے شیخ کی توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ یہ جملہ کیفیات انعکاسی طور پر آگے تقسیم ہوتی ہیں۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہونے والا مومن ہی شرفِ صحابیت سے سرفراز ہوا، صحابہؓ کی صحبت میں حاضری دینے والا ہی تابعی بنا اور ان کی خدمت میں تبع تابعین بنے، ان سے مشائخ عظام نے یہ دولت حاصل کی اور نسلاً بعد نسل سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی رہی اور انشاء اللہ ہوتی رہے گی۔

یاد رہے! ہر مومن اسے حاصل کر سکتا ہے، مرد ہو یا عورت، عالم ہو یا اَن پڑھ، امیر ہو یا غریب۔

اِس کے لیے صرف ایمان اور خلوص کے ساتھ صحبتِ شیخ شرط ہے۔
کبھی شیخ کے ساتھ خلوصِ قلبی میں فرق آ جائے تو یہ دولت بیک آن چھن جاتی ہے۔

فوری طور پر شروع کرنے کے کام

1. اپنے سابقہ گناہوں سے دل سے توبہ کریں سچے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا پکا ارادہ کرلیں ---
2. اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو اپنا پیارا نام لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے، اس پر جمے رہنے کا پکا ارادہ کرلیں۔
3. فرائض کی پابندی کریں بالخصوص نماز باجماعت کا اہتمام کریں اور تلاوت قرآن کریم کو روزانہ کا معمول بنائیں۔
4. اتباعِ سنت کا جذبہ اپنے دل میں پیدا کریں۔
5. نمازِ تہجد باقاعدگی سے پڑھیں۔
6. ذکر قلبی خفی صبح نمازِ تہجد کے بعد اور شام کو نمازِ مغرب کے بعد پابندی سے کریں۔
7. پیٹ کو لقمہ حرام سے اور زبان کو جھوٹ سے بچائیں۔
8. چلتے پھرتے ہر وقت کلمہ طیبہ پڑھنے کو معمول بنائیں۔

کلمہ طیبہ کا اثر یہ ہے کہ اس سے نیکی کی رغبت اور برائی سے نفرت ہو جاتی ہے۔

9. اپنے مشاغل کے پیشِ نظر روزانہ، درود شریف کی ایک مقدار مقرر کر لیں۔
اور پابندی سے پڑھیں درُود پاک کا اثر یہ ہے کہ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت پیدا ہوتی ہے اور اتباعِ سنت کا جذبہ ابھرتا ہے۔

10. روزانہ کم از کم ۱۰۰ مرتبہ استغفار پڑھیں۔
ہر نماز کے بعد ۲۰ مرتبہ پڑھنا معمول بنالیں۔

11. اپنے معاملات پر کڑی نگاہ رکھیں کیونکہ حقوق العباد کا معاملہ بڑا نازک ہے۔

انفرادی ذمہ داریاں

مندرجہ بالا ہدایات کی پابندی کرنا۔

1. ہشت روزہ تربیتی کورس دارالعرفان میں اپنی پہلی فرصت میں شامل ہونا۔
2. مرکزی ہدایات جو ضلعی امیر کے ذریعے پہنچیں، ان پر خلوص دل سے عمل کرنا۔
3. تمام کتبِ سلسلہ کا حتی الامکان مطالعہ کرنا۔
4. شیخ سلسلہ کو اپنے احوال سے مطلع رکھنا۔
5. سلسلہ کے تعمیری کاموں میں حسب توفیق حصہ لینا۔
6. ماہنامہ المرشد کا ممبر بننا اور باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرنا۔

اجتماعی ذمہ داریاں

1. اپنے حلقۂ ذکر میں ہفتے میں کم از کم ایک بار حاضری دینا۔
2. اپنے ضلع کے ماہانہ اجتماع میں لازمی حاضری دینا۔
3. دارالعرفان منارہ میں سالانہ اجتماع پر زیادہ سے زیادہ وقت نکال کر حاضری دینا۔
4. اپنے گھر والوں اور اپنے حلقۂ اثر میں دعوت الی اللہ دینا اور انہیں ذکر کروانا۔
5. ہر ماہ یا کم از کم ہر سہ ماہی میں ایک مرتبہ دارالعرفان منارہ میں شیخ سلسلہ کی خدمت میں حاضری دینا۔
6. احباب حلقہ سے مثالی محبت، ایثار اور فراخدلی سے پیش آنا۔
7. کسی کو بھی حقیر نہ سمجھنا۔

پھر سے عطا ہو عشقِ محمدؐ، روشن پھر سے سینے ہوں
مار دے نفس امارہ یا ربّ، نفس نے ہم کو مارا ہے

(سیماب اویسی)

شجرہ مبارک سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1. الٰہی بحرمت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
2. الٰہی بحرمت حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
3. الٰہی بحرمت حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
4. الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
5. الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ
6. الٰہی بحرمت حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ
7. الٰہی بحرمت ابوایوب حضرت محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ
8. الٰہی بحرمت سلطان العارفین حضرت خواجہ اللہ دین مدنی رحمۃ اللہ علیہ
9. الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ
10. الٰہی بحرمت قلزمِ فیوضات حضرت العلام مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ
11. الٰہی بحرمت قاسمِ فیوضات حضرت امیر محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ
12. الٰہی بحرمت ختم خواجگان خاتمہ من وخاتمہ
الشیخ حضرت امیر عبدالقدیر اعوان مدظلہ العالی بخیر گردان

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔

شجرہ عالیہ کو زبانی یاد کرلیں اور روزانہ ذکر کے بعد اسے دعا میں شامل کرلیا کریں

اَلمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ

حدیث نبوی

اَلمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ (الحدیث)

مُجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرے

تصوف کیا نہیں

تصوف کے لیے نہ کشف و کرامات شرط ہے، نہ دنیا کے کاروبار میں ترقی دلانے کا نام تصوف ہے، نہ تعویذ گنڈوں کا نام تصوف ہے۔ نہ جھاڑ پھونک سے بیماری دور کرنے کا نام تصوف ہے، نہ مقدمات جیتنے کا نام تصوف ہے، نہ قبروں پر سجدہ کرنے، ان پر چادریں چڑھانے اور چراغ جلانے کا نام تصوف ہے اور نہ آنے والے واقعات کی خبر دینے کا نام تصوف ہے، نہ اولیاء اللہ کو غیبی ندا کرنا، مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا تصوف ہے، نہ اس میں ٹھیکیداری ہے کہ پیر کی ایک توجہ سے مرید کی پوری اصلاح ہوجائے گی اور سلوک کی دولت بغیر مجاہدہ اور بدون اتباع سنت حاصل ہوجائے گی۔ نہ اس میں کشف والہام کا صحیح اترنا لازمی ہے اور نہ وجد و تواجد اور رقص و سرور کا نام تصوف ہے۔ یہ سب چیزیں تصوف کا لازمہ بلکہ عین تصوف سمجھی جاتی ہیں حالانکہ ان میں سے کسی ایک چیز پر تصوف اسلامی کا اطلاق نہیں ہوتا بلکہ یہ ساری خرافات اسلامی تصوف کی عین ضد ہیں۔

(دلائل السلوک)